رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۱۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۱۳ع | نمبر ۴۶

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ا/	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		عقاید اسلامیہ	۱۰/
اُردو کی پہلی کتاب	ا/	سوالات لوقا کی انجیل پر	ا/	ینابیع الاسلام	۸/
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳/	سوالات یوحنا کی انجیل پر "	ا/	ہدایت المسلمین	۸/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳/	تحقیق الایمان	۴/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/	گورمکھی قاعدہ	۲پائی	تواریخ محمدی	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	ا/	اسلام میں مسیح اُردو	۱/	تعلیم محمدی	۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/	خدائے اسلام	۲/	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/	ینابیع القرآن	۳/	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸/
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی	الکفارہ	۰/	سمپردائے	۶/و۱۰/
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱پائی	بائبل یا قرآن	۱۰/	ویدوں کی تعلیم	۱۰/
" سوال وجواب رومن اُردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲/	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۲/
" سوال وجواب گورمکھی	۱پائی	اشمار شیریں	۳/	تحقیق بائبل	۴/
شبدو غزلیں اُردو	ا/	میزان الحق	۴/	طالبان حق	۹/
شبدو غزلیں گورمکھی	ا/	طریق الحیات	۲/	تواریخ بائبل	۸/عہ
سوالات متی کی انجیل پر		کشف القرآن	۱/	حیات مسیح	۱۲/

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۲۰ ایہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتا ثر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۸ر و ۶ر و ۹ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد کونھبی - فارسی اُردو قیمت ۸ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو و رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۸ر - اُردو ۹ر - اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۸ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بابرکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صہ ، ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددگار ہووے - لہٰذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھر انمیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت صہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے اُمید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱ - انجیل سنگھ نمبر وار - ۲ - امبادی ٹوکری - ۳ - سدیہا پک چھن - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رمدا پھرداہاں - ۶ - ایک کتی وی کتھا - ۷ - خدا وران - ۸ - سینونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن جو اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
رابنس کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۴ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانونمیں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح
طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +



نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

شہنشاہ معظم نے آنریبل مسٹر جسٹس آشوتوش چودہری کو آئندہ ۱۵ نومبر سے ہائی کورٹ کلکتہ کا مستقل جج مقرر کیا ہے۔

جینیوں کو شکایت تھی کہ وہ آبو پہاڑ کے مندروں میں اجنبی وسیاح چمڑے کا جوتہ و بوٹ پہنے چلے جاتے ہیں اب گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ آئندہ نرمی اور چمڑے کا جوتہ اتار کر نشستہ کرہ مسمندہ سدرمیں داخل ہوں۔ اس پر بمبئی کے جینیوں نے انعقاد جلسے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔

اوٹاکمانڈ کا تار مشتہر ہے کہ تقریباً دس دن ہوئے کہ یہاں کے ایک پرانے ہوٹل میں شوربا پینے کے بعد تمام آدمی سخت بیمار ہوگئے۔ میجر چالمرس سول سرجن فوراً طلب کئے گئے۔ جنہیں زہر کا شبہ ہوا۔ کسی قدر شوربا متحن کیمیاوی مدراس کو بھیجا گیا۔ جس نے اس میں تین گرین سنکھیا پایا۔ باورچی وغیرہ گرفتار کئے گئے ہیں۔

شہر بنگلور میں پلیگ پھر وبائی صورت میں نمودار ہوگیا ہے۔

بوہرہ کمیونٹی بمبئی کے قبرستان کی قبروں کو کسی نے مسمار کر دیا۔ جس پر کمیونٹی مذکور سخت برافروختہ ہے چنانچہ کمشنر موصوف کو میموریل بھیجا گیا ہے۔

بمبئی کے مسٹر شیخ عبد الرحمن بن عبد العزیز ابراہیم نے جو موتیوں کے مشہور تاجر ہیں۔ دیوالہ نکالدیا۔ ان کے قرض کی مقدار ستر لاکھ روپیہ بتائی جاتی ہے۔

مینپوری کے اس مقدمہ میں پانچ ملزموں کی طرف سے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہونے پر بیان کیا گیا کہ ملزم ہستی میں امانت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ معلوم نہیں خیامیں خودبخود آگ کس طرح پیدا ہوگئی اور متوفیہ جل مری۔ عدالت العالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

بنگال کی جھراسی کان کوئلہ بند کر دی گئی ہے۔

کٹک سے دریاگرم میں اطلاع پہونچی ہے۔ کہ اڈریسہ ٹیلگل سکول کے ایک سرنیہ سہ طلبا نے مدرسہ میں جانا بند کر دیا ہے۔ ایک مدراسی متعلم نے یوروپین سپرنٹنڈنٹ سے شکایت کی تھی کہ فلاں لڑکے نے اس کی ہتک کی ہے۔ جس پر طالب علم کو علیحدہ کر دیا گیا۔ طلبا نے سزا کو سخت تصور کرکے ایکے سے سکول چھوڑ دیا۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ نے علیحدگی کی سزا تین ماہ کی معطلی سے تبدیل کر دی۔ اور لڑکے سکول میں آگئے۔

بمبئی میں موتیوں کے ایک اور تاجر کے دوالہ نکالنے کی افواہ گرم ہے۔ جو وقت پر ہنڈی ادا نہیں کرسکا۔ چونکہ موتیوں کے سوداگروں نے ایک دوسرے کی ہنڈیوں پر دستخط کرکے ذمہ داری وضمانت قبول کی ہوئی ہے۔ اسلئے کسی ایک تاجر کی عدم ادائے گی سے دیگر سوداگروں کو بھی متاثر ہونا پڑتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کو عدالت دیوانی میں حاضر ہونے سے بالاتر سمجھا گیا ہے۔ اور ہز اکسیلنسی گورنر باجلاس کونسل نے ذاتی حاضری عدالت سے بھی ہز ہائنس کو بری کر دیا ہے۔

مدراس کے ایک ریلوے گارڈ ای ار کاٹ کو مالگاڑی سے چند چمڑے اور میوہ جات چرانے کے جرم میں عدالت ارکونام سے چھ ہفتے قید محض اور دس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی یہ پہلے فوج میں سارجنٹ تھا۔ جہاں سے پنشن لینے کے بعد ریلوے میں گارڈ ہوگیا۔

مہاراجہ سکیت نے دسہرہ کی تقریب پر بھینسوں و بکروں کے بلدان کی رسم وحشیانہ سمجھ کر ریاست میں موقوف کر دی۔

محصول خانہ کیاماڑی کے افسروں نے ایک پٹھان کو جو خلیج فارس سے آرہا تھا۔ بلا لائیسنس ریوالور رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ کراچی نے چار ماہ قید اور ایک سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔

تار برقیات

۷ نومبر سیلن۔ فرانسیسی ریلوے تصادم میں جو حال میں واقعہ ہوا پچاس آدمی ہلاک ہوئے ۳۹ لاشیں برآمد ہوگئی ہیں۔ باقی ۱۱ گاڑیوں میں پھنسی پڑی ہیں۔ جن کے نکالنے میں ملازمان ریل مشغول ہیں۔

۷ نومبر لنڈن۔ ویسٹ منسٹر گزٹ افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت کی بابت سوال کو ایک ضروری امر سمجھتا ہے۔ اپنے آج کے لیڈنگ آرٹیکل میں ہندوستانیوں کی جنگی خدمات کی یاد دلاتا اور مسٹر گاندھی کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ وہ بڑے معزز اور نمک حلال آدمی ہیں۔ یہی اخبار جنوبی افریقہ کے باشندگان کو یاد دلاتا ہے کہ تم جو سلوک ہندوستانیوں کے ساتھ کرتے ہو ان پر لاکھوں کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ مگر ساتھ ہی اقرار کرتا ہے کہ برطانوی اور ٹرانسوال دونوں ایک ہندوستانی تجارتی جماعت کو دبانے پر اصرار کر رہی ہیں۔ اگر وہ چاہتی ہیں کہ ہندوستانی لوگ عارضی طور پر محدود ہی رہتے رہیں۔ پس یہ اخبار کہتا ہے کہ کوئی نہ کوئی عہد ضرور ہو جانا چاہئے۔ اور نتیجۃً کہتا ہے کہ امپیریل گورنمنٹ صرف ترغیب دے سکتی ہے۔ مگر چاہئے کہ وہ یہ اپیل کرے کہ ان مشکلات کو رفع کرے جو اندرونی نقل مکانی کے بارے میں ہیں اور ٹیکس بھی بند کر دے۔

۷ نومبر لنڈن۔ برطانیہ کا سفیر خاص برائے صوبجات متحدہ امریکہ مسٹر پرائیس کل لنڈن میں پلگرمس کلب کے مہمان تھے اور لنڈن میں صوبجات متحدہ امریکہ کا سفیر رہتا ہے وہ وہاں کا صدر مجلس تھا۔

پریذیڈنٹ ولسن نے ایک پیغام بھیجا جو اس مضمون کا تھا کہ انگلستان اور یونائیٹڈ سٹیٹس کے درمیان اخوت اور دوستی کو مضبوط کرنے کے لئے مسٹر برائیس سے بڑھ کر چند اشخاص ہی نے کیا ہوگا۔ جو عام سرگرمی کا اور دنیا کے اعلےٰ درجہ کا نمونہ ہے۔ مسٹر پرائیس نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ پناما کنال کی بابت جو سوال ہے وہ ایسے طریق پر حل ہو جائیگا جو ہر دو ملک کے لئے باعث اطمینان ہوگا کیونکہ میں پریذیڈنٹ ولسن کی اعلےٰ اصلاح اور عزت کے بلند احساس اور بین الاقوامی انصاف کا قائل ہوں۔

۱۰ نومبر وکٹوریہ۔ وینکوور فورٹ جارج ریلوے کے دو ہزار مزدوروں نے اس سبب سے ہڑتال کر دی ہے کہ آٹھ گھنٹے روزانہ کام پر سب سے اوسط درجہ کی مزدوری پر صرف ۴ ڈالر ملتے ہیں۔

۱۰ نومبر ونگٹن۔ ریفرنڈ فیڈریشن کے سکرٹری نے اعلان کر دیا ہے کہ ونگٹن کرائسٹ چرچ اور ڈنیڈین کے تمام ٹرانپنسٹ آج ہی بلائے جائینگے۔

۱۰ نومبر ایتھنز۔ بڑی تاخیر کے بعد ٹرکش ڈیلیگیٹوں نے قسطنطنیہ سے بڑی مدت کی انتظار کردہ ہدایات پائی ہیں۔ مگر ان سے تھوڑی دیر کے لئے جلد تر فیصلہ کی تمام امیدیں جاتی رہی ہیں۔ کیونکہ پورٹ نہ صرف رعایات ہی نہیں دیتا بلکہ اور زیادہ مطالبات کر رہا ہے۔ ان مطالبات پر بحث کرنے سے یونانی وزیر خارجہ نے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ کیبنٹ ان پر غور کرنے والی ہے۔

۱۰ نومبر برلن۔ ایک نیم سرکاری اخبار ٹرکی اور یونان کی حالت پر بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ منفردہ بلقانی ریاستوں کی خواہشات اس وقت سخت نہیں رہیں جبتک کہ وہ ل اپنے آپ کو حصہ دار ان کے تعلقات میں نہ پھنسائیں اور یہ ظہور میں نہ آئیں گی۔

۱۰ نومبر جوہنسبرگ۔ دو ہزار ہندوستانی جو سخت مصیبت کی حالت میں ہیں بلفور میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ جہاں کہ ٹرینیں ان کو نٹال لیجانے کے لئے تیار تھیں۔

کلیسیائی خبریں

بشپ صاحب مدراس صوبہ ہندوستان اور سیلون کے سلسلہ بشپان میں بارہویں جگہ پر ہیں۔

ڈاکٹر مات صاحب کے عرصہ دورہ لکھنؤ میں جن لوگوں نے مسیحی مذہب کے متلاشیوں کی حیثیت میں اپنے نام لکھوا دیئے تھے۔ ان میں سے ۳۶ آدمی افسر اور گورنمنٹ سکول کے استاد تھے۔

کوکو ذرم کے سابق مسٹر جونز مسٹار مس نزے کی وصیت کے مطابق برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کو ۵۰۰۰ پونڈ ملے۔

لنڈن مشنری سوسائٹی۔ چائینا ان لینڈ مشن۔ سی۔ ایم۔ ایس زنانہ مشن اور فرینڈس ہوم میں سے ہر ایک کو تین تین ہزار پونڈ۔ ان کے علاوہ دو اور ایک ہزار پونڈ کے درمیان کا عطیہ مختلف انجمنوں کو ملے۔

ماہ گزشتہ کی ۲۹ کو سالویشن آرمی کے جرنل برامویل بوتھ صاحب نے سالویشن آرمی کے بانی اور اپنی والدہ کی یادگار میں ایک عبادتی جلسہ میں بہت بڑا حصہ لیا۔ جس میں مسز بوتھ ان کی مددگار تھیں۔

پچیس برس گورے کریو گنڈا میں ۵۰ مسیحیوں سے کچھ کم تھے مگر آج ۳۰۰۰۰ سے زیادہ مسیحی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت ایک بگھڈا بھی لکھ پڑھ نہیں سکتا تھا۔ مگر اب ۸۰۰۰ طلباء موجود ہیں۔

سیلون کی بپٹسٹ مشنری سوسائٹی رپورٹ دیتی ہے کہ حال ہی میں بیت سے لوگ مسیحی ہوگئے ہیں۔

صوبجات متحدہ امریکہ میں حبشیوں کی کلیسیائی جائیداد کی قیمت ۴۰۰۰۰ا پونڈ ہے



اڈیٹوریل نوٹس

یروشلم میں یہودی مخالفت

یہودیوں کی مخالفت مسیحی مذہب کے ساتھ اس کے ابتدا ہی سے چلی آئی ہے اور مسیح خداوند کا فرمانا درست ثابت ہو رہا ہے کہ جب اُنہوں نے ہرے درخت کے ساتھ ایسا کیا تو تمہارے ساتھ کیوں نہ کرینگے۔ یہ مخالفت ہر زمانہ اور ملک اور قوم میں ہوتی رہی۔ اسی طرح آج یروشلم میں بھی یہودی لوگ مسیحی مذہب اور مشنریوں کی مخالفت میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ گزشتہ موسم بہار ہی کا ذکر ہے کہ یروشلم میں یہودیوں نے مشنریوں کے کام کو بند کر دینے کے لئے خاص خاص کوششیں کیں مشن کے ہسپتالوں اور مدرسوں کے خلاف مقامی اخبارات میں بہت سے مضامین شائع ہوئے۔ اور لوگوں کو مشنریوں کے خلاف جوش دلایا گیا۔ مگر اس کا اثر بہت کم ہوا۔ لیکن فسح کے بعد ایک پمفلٹ سارے ملک میں شائع اور تقسیم کیا گیا۔ اس میں یہودیوں سے یہ اپیل بڑے زور سے کیگئی کہ مشن کے خلاف جنگ کرنا لازم ہے۔ اور ضرور ہے کہ اُس بلیگ (کہ مراد مسیحی مذہب) قوم کے درمیان سے دور کیا جائے۔ چنانچہ اس پمفلٹ سے یہودیوں کو مشنریوں کی جانب سے خاطرخواہ طور پر جوش دلایا گیا۔ میٹنگیں فراہم ہوئیں اور مخالفت کے لئے بڑے زوردار رزیلیوشن پاس ہوئے اور ان پر عملدرآمد بھی ہوا۔ پھر مقامی اخبارات میں ایک خاص مضمون نکلا۔ جس میں یہودیوں پر زور دیا گیا کہ ایک جنگ مقدس کریں جس میں مرد عورت خواہ بڑھے ہوں خواہ جوان ہر موقعہ اور وقت حصہ لیں۔ خواہ وہ گھر میں ہوں یا مجلس میں گلی کوچے میں ہوں خواہ میٹنگوں میں اخباروں میں خواہ پمفلٹوں میں۔ لازم ہے کہ ہم اپنے خوفناک دشمنوں پر چڑھائی کریں۔ آگے چلکر مضمون نگار بعض استادوں کی ہیبو سی ایشن کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے یروشلم کے یہودیوں کو مسیحیوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ اس مضمون میں یہہ مقام پایا جاتا ہے "مشن اور مشن ہی کے خلاف جنگ ہے۔ مگر ہم اس لفظ کی بابت غلط فہمی میں نہیں۔ نہ چونکہ مشن مسیحیت کا پردہ ہے اس لئے ہم کو اس کے خلاف جنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ مشن مسیحی ہے۔ مگر نہ سب جو مسیحی ہے وہ مشنری ہے ہمیں مسیحیت کے خلاف بہ این تذکرہ وہ مسیحیت ہے جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایسی مسیحیت کے خلاف جنگ کرنے کی ضرورت ہے جو نو مریدوں کو اپنی طرف کھینچ لانے کے لئے ہر قسم کے ذرایع استعمال کرتا ہے"۔

ماہ مئی میں یہودی کلب کے درمیان ایک خاص میٹنگ ہوئی تھی۔ اور نو تقریریں ہیں سے ہر ایک میں جو اس وقت کی گئی تھیں۔ مشن کے مدرسوں کے خلاف سختی سے تقریریں کی گئی تھیں۔ اور ساتھ ہی ان یہودیوں کو ملعون کیا گیا تھا جو مسیحیوں کی اشاعت مسیحیت میں امداد کر رہے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو مشنری مدرسوں میں تعلیم پانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ ورس ونہمہ نے یہیں کہا کہ قریب تین سو لڑکے اور لڑکیاں جو خصوصاً سفرویم ہیں سے ہیں مشن سکولوں کے پھندوں میں پھنس گئے ہیں۔ مگر اس زوردار جنگ کے ہم شکرگزار ہیں۔ جو اب جاری ہے اور جاری رہیگا۔ جس نے ایک سو بیس لڑکے مشنوں سے نکالکر یہودی مدرسوں میں داخل کر دئیے ہیں۔ مشن کے خلاف جو تدبیریں سوچی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایسی ایسی دوکانیں کھولی گئی ہیں جہاں بیکار اور غریب یہودیوں کو کام دیا جاتا ہے۔ تاکہ اس سے اپنا پیٹ پالیں۔ آخرکار اس میٹنگ میں ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے یعنی

جو والدین اپنے بچوں کو مشن سکولوں میں بھیجتے ہیں ان کے نام مشتہر کئے جائیں۔ ان تمام والدینوں پر فتوے لگائے جائیں جو اپنے بچوں کو مشن سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ اگر وہ سوداگر ہیں تو ان کی دوکانوں سے کوئی سودا نہ خریدے۔ اگر وہ استاد ہیں تو ان کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔ اگر وہ طبیب ہیں تو ان سے علاج نہ کروایا جاوے۔ جن والدینوں کے بچے کسی مشن سکول میں جاتے ہیں تو وہ والدین کسی قومی جلسہ یا مجلس میں شریک نہ کئے جاویں ربیوں سے درخواست کیجاوے کہ وہ مشن کے خلاف اس کے مجلے پر عام فتوے جاری کریں۔

اُف کیسی سخت مخالفت یہودیوں کی مسیحی مدرسوں اور مشن کے ساتھ ہے۔ اُن کے مقابل میں ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کی مخالفت بہت ہی نرم ہے۔ ان میں تعصب اور دشمنی اور مخالفت ان کی بہ نسبت بہت کم نظر آتی ہے۔ اس لئے ہندوستان میں زیادہ اُمید ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قاعدہ ہے کہ جہاں مسیحیت کی زیادہ مخالفت ہوگی آخر وہیں کامیابی بھی ضرور ہوگی یہودی قوم کے درمیان جو مشنری صاحبان کام کرتے ہیں ان کو ہار نہ جانا چاہئے

چین میں مسیحیوں کا کام

گزشتہ مارچ میں فوچو واقعہ چین میں طلباء کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ اس کی منتظم کمیٹی میں صرف چینی ہی شریک تھے جن کے مشیر تین مشنری صاحبان تین مشنری سوسائٹیوں کی طرف سے مقرر تھے۔ اس جلسہ میں قریباً ایک سو وائی ایم سی اے کے شرکاء نے اپنے آپ کو مسیحی خدمت کے لئے مخصوص کر دیا اس کے متعلق خاص خاص میٹنگیں طلباء کے لئے فراہم ہوئیں اس جلسہ میں پروفیسر رابرٹسن صاحب نے سائنس اور مذہب پر اور مسٹر فیررڈ ڈ ایڈی صاحب نے حب الوطنی اور اخلاق پر لکچر دئیے۔ تمام میٹنگوں میں قریباً تین ہزار طلباء حاضر تھے۔ پندرہ گورنمنٹ مدرسوں کے پریذیڈنٹ مشنریوں کے ساتھ ایک ضیافت میں فراہم ہوئے۔ اور ماسوائے اور معززین کے کمشنر آف ایجوکیشن کا وکیل بھی حاضر تھا۔ اس نے مسیحی مذہب کی جانب بڑی دلی اطمینان اور حسن ظن کا اظہار کیا۔ اور یہ بتایا کہ مسیح ہی چین کی شخصی اور مجموعی طور پر امید ہے۔ نیز حب الوطنی۔ اخلاق اور دیگر مضامین پر تقریریں کی گئیں۔ اس جلسہ میں بائبل کلاسوں اور گھر گھر جاکر لوگوں کی ملاقات کرنے اور مجلسی خدمات کے لئے انتظام کئے گئے ان کاموں کیلئے نوجوانوں اور کانشن مرکز مقرر ہوئے۔

ہم طلباء کے اس انتظام اور کوشش اور ہمت کی داد دیتے ہیں۔ اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ چین پر اپنی برکت نازل کرے۔ اور چین بہت جلد اس کا خدمت گار بنجائے چین ہندوستان کے مسیحیوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ وقت کے لحاظ سے چاہئے تھا کہ ہندوستان کئی باتوں میں نمونہ اور استاد بنتا مگر افسوس ہے کہ ہندوستان کو ابھی بڑے بڑے استادوں اور نمونوں کی ضرورت ہے۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم ایک دوسرے سے نمونہ لیکر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

ایک اور مثال

چین کی بیداری اور مسیحیت کی سمت میلان کی ایک اور مثال اس بیان سے ظاہر ہوتی ہے کہ چین میں ایک ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق تاؤ مذہب اور کنفوشس مذہب والے اور بدھ مذہبی لوگ اپنے درمیان فرق اور علیحدگی کو چھوڑتے جا رہے ہیں اور آپس میں میٹنگیں کر رہے ہیں اور مشنریوں سے امداد کی درخواست کرتے ہیں۔ تین چوٹی کے معبد اور قدیم مدرسے کے اہل کنفوشس نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ ہم تمام سلطنت چین میں مسیحی علم ادب کی کتابیں تقسیم کیا کرینگے۔ ڈاکٹر ریڈ صاحب لائبریری سوسائٹی کے سکرٹری ہیں اور وہ چینی نوجوانوں کے لئے مسیحی مبین کی سوانحعمریاں شائع کر رہے ہیں۔

مجرموں نے ۳ منٹ کے اندر فولاد کا ٹرنک کاٹکر اور ۲ منٹ کے اندر بنگلمین دیوار میں نقب لگاکر عدالت کو دکھلادی

بمبئی کے علاقہ میں بالخصوص میں کے اندر بی ہیں بالعموم بھاٹیا قوم کے

چوروں کے گروہ کا ایک نہایت طول طویل مقدمہ ۲ ماہ گزشتہ کو ختم ہوا۔ اس مقدمہ کی سماعت کے لئے مسٹر ایمین سپیشل جج مقرر کئے گئے۔ اکسٹھ ملزموں پر مقدمہ قائم کیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت پونہ میں ہوئی۔

ایک ہزار سرقہ اور نقب زنی۔ ۱۰ لاکھ بمبئی میں

تنہا یہ مقدمہ فوجداری پٹ کر کوئی دائر نہیں ہوا۔ اس مقدمہ کی سماعت سپیشل جج نے دو مہینے ۱۲ دن یعنی ۸۳ یوم تک کی۔ اس مقدمہ میں ملزموں کی تعداد ۵۹ اور گواہوں کی تعداد چار سو اور کاغذات مشمولہ مسل کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔ اس گروہ نے ایک ہزار سے زیادہ چوری کی وارداتیں کی جن میں نقب زنی اور ریلوے ٹرین پر چوریاں کرنے کی وارداتیں بھی شامل ہیں۔ بیس برس کے عرصے سے یہ لوگ چوری اور نقب زنی کی وارداتوں کے ارتکاب میں مشغول تھے۔

۵۰ لاکھ روپے چُرائے۔ اس بیس سال کے عرصے میں ان ملزموں نے کم از کم پچاس لاکھ روپے نقد و زیورات و جواہرات کی شکل میں چُرائے۔ ایک بار اس گروہ نے بھوپال اور جین ریلوے پر ٹرین میں سے ۱۲ لاکھ روپے کے جواہرات اُڑائے۔ ایک ملزم نے اپنے اظہار میں لکھوایا کہ میں نے اکیلے نے اسی ہزار روپیہ آج تک چرایا ہے۔

دو ملزموں کا جج اور جیوری کو اپنا سارقانہ فن دکھلانا۔ اس مقدمہ کی سماعت کے دوران میں دو ملزموں نے صاحب سپیشل جج اور ممبران جیوری کو چوری کرنیکے طریقے کر کے دکھلایا۔ ایک ملزم نے سرعت کی چھڑی سے تین منٹ کے اندر اندر فولاد کا مقفل ٹرنک کھولکر بتلا دیا۔ ٹرنک کے کھولتے وقت بہت خفیف آواز نکلی جو ٹرین کی رفتار کی گڑگڑاہٹ میں سنی بھی نہیں جا سکتی۔ دوسرے ملزم نے اینٹوں کی دیوار میں پانچ منٹ کے اندر نقب لگاکر اور پھر پتھر کی دیوار میں نقب لگاکر اور دو منٹ سے بھی کم عرصہ میں ہی اندر جاکر اور پھر اندر سے باہر نکلنے کا تماشہ دکھلایا۔

اس مقدمہ کے ۵۹ ملزموں میں سے دو ملزموں کو سیشن سپرد کرنے والے مجسٹریٹ نے رہا کر دیا تھا۔ چار ملزموں نے اقبال جرم کیا۔ اور ۲ ملزموں کے اوپر سے ابتدا ہی میں مقدمہ واپس لے لیا گیا تھا۔ جیوری نے دو ملزموں کو اور بے قصور پایا اور سب مجرموں کو ملزم قرار دیا۔ چنانچہ صاحب سپیشل جج نے تمام ملزموں کو ۵ سال سے لیکر دس سال تک قید بامشقت کی سزا دی ۲ ملزموں میں سے ایک ملزم پر سو اولاد ان چوروں کی گویاں مقرر رہتا تھا۔ اور ان کو خرچ کرنے کے لئے روپیہ دیا کرتا تھا۔ اسے عدالت نے دس سال قید بامشقت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو ایک سال اور قید رہے گا۔

عدالت میں رونے چلانے کا نظارہ

جب سپیشل جج نے اپنا حکم سنایا تو مجرموں نے ایک دوسرے کی گردن پر گردن رکھکر رونا اور چلانا شروع کیا۔ کبھی زمین پر لیٹ جاتے تھے کبھی گر پڑتے تھے۔ الغرض بڑی مشکل سے پولیس پکڑ کھینچ کر ان کو عدالت سے باہر لائی۔

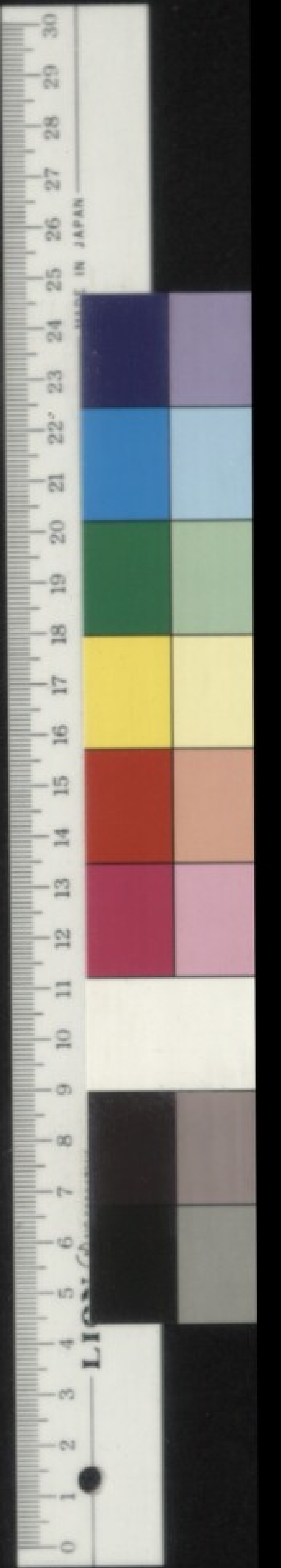
مجرموں کی عورتوں کا رونا چلانا۔

عدالت سے مجرم جب باہر نکلے اور اُن کے بال بچوں کو حکم سزا کا حال معلوم ہوا۔ تو مجرموں کی بیویوں نے رو رو کر اپنی آوازوں سے زمین کو ہلا دیا۔ عدالت کے اندر اور عدالت کے باہر یہ دونوں بڑے پُر درد نظارے دیکھنے میں آئے۔

عدالت نے گورنمنٹ کو رحم کی ترغیب دلائی ہے۔

عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ مجرم سزائے حبس بعبور دریائے شور کی سزا کے مستحق تھے۔ لیکن ہم نے دو باتوں کے جواب پر خیال کر کے یہ سخت سزا نہیں دی۔ اول تو اس قسم کے چوروں کا گروہ بالکل توڑ دیا گیا ہے۔ جو رد پوش ہیں۔ ان کے نام پولیس کو معلوم ہیں۔ دوسرے مجرموں نے اتنے برس تک چوری کی مگر کہیں جبر او قتل سے کام نہیں لیا۔ بہت سے مجرم ایسے حالات کے اندر پیدا ہوئے اور ایسی صحبت ان کی رہی کہ ان کے لئے دیانتداری سے روزی کمانا ناممکن تھا۔ اگر گورنمنٹ اس گروہ کو کسی قطعۂ ملک میں آباد کرنے کی تدبیر کرے۔ ان کی کوئی آبادی بسانے کی تجویز کرے تو پھر گورنمنٹ کو ان کی سزا معاف کر دینے کا اختیار حاصل ہے۔

(اخبار نشانی)





فارس میں انجیل کی منادی

مسلم ورلڈ ۱۷ اکتوبر نمبر کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فارس کے تیرہ بڑے بڑے شہروں کے مشن سکولوں میں یعنی یورومیہ۔ تبریز۔ رشت۔ طہران۔ ہمدان۔ کے لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسوں۔ دولت آباد وغیرہ کے لڑکوں کے سکولوں اور اصفہان کے گرلس سکول میں کیا دنیاوی اور کیا دینی تعلیم کی حیثیت سے ہر طرح سے بڑا عمدہ اور تسلی بخش اور اُمیدوں سے پُر کام ہو رہا ہے۔ اپنے ناظرین کی دلچسپی اور فائدہ کے لئے اختصاراً درج کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ

۱۹۱۲-۱۹۱۱ء میں مذکورہ بالا تیرہ مشن سکولوں میں کم از کم ایک ہزار مسلمان لڑکے اور لڑکیاں درج رجسٹر کئے گئے۔ گو گذشتہ سالوں میں تعداد اور فی طلبا بہت کم تھی۔ مگر موجودہ تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰ فیصدی سے بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ فارس میں یہ ترقی بہت جدید کام کے اندر ہوئی ہے۔ طلبا فیس دیتے ہیں اور خوشی سے تعلیم پاتے ہیں۔ جو لوگ کہ مفت تعلیم پاتے ہیں۔ اُن کی تعداد فیصدی مختلف ہے۔ چنانچہ دولت آباد میں ۹ فیصدی ہے۔ اور ہمدان گرلس سکول میں ۱۰۰ فیصدی۔ مگر ایسے طلباء کی تعداد کل مدارس میں ۳۳⅓ فیصدی سے کچھ کم ہے۔ ایک ہزار مسلمان طلبا میں سے ۸۰۰ طلبا تعلیمی فیس دو سے پچیس کراں ماہواری ادا کرتے اور مسیحی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں۔

یہ سب جو تعلیم کے لئے فیس دیتے ہیں۔ جمعہ کا کچھ بھی لحاظ نہ رکھتے ہوئے ہر ایک اس روز بھی مدرسہ میں آتے ہیں۔ تیرہ مدرسوں میں سے صرف تین ایسے مدرسے ہیں جن میں جمعہ کے روز رخصت ہوتی ہے۔ اور تین مدرسے ایسے ہیں جن میں یوم جمعہ کو صرف آدھے دن کی رخصت ہوتی ہے۔ سات مدرسے ایسے ہیں جو شنبہ اور اتوار کو بند رہتے ہیں اور جمعہ کا کچھ بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ مسلمان طلبا اُن مدرسوں میں بھی پڑھنے کے لئے فیس دیتے ہیں جہاں بائبل پڑھائی جانی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ بائبل تمام مشن کے مدرسوں میں وہاں کی مادری زبان میں پڑھائی جاتی ہے۔ اور چھوٹی جماعتوں میں وہاں کے دیسی اُستاد اور انگریزی زبان میں مشنری صاحبان پڑھاتے ہیں۔ ایک مدرسہ کی صرف ایک جماعت میں اعتراض کیا جاتا ہے۔ مگر وہ بھی روز بروز سرعت کیساتھ کم ہوتا جاتا ہے اور اکثر مدرسوں میں بائبل بلا پس و پیش رغبت پڑھتے اور اُس کو تعلیم کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔ صرف بورڈنگ سکول کے طلبا ہی اتوار کی عبادت میں حاضر ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ اُن کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔

بائبل کی تعلیم نتیجہ خیز ہے فارس کے مدرسوں کے درمیان عنقریب اسی طریق پر ہوتی ہے جس طرح ہندوستان کے مشن سکولوں میں ہو جاتی ہے

سی ایم ایس کمیٹی میں ایک ہندوستانی پادری صاحب کا اعزاز

گذشتہ مشنوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنی خاص کمیٹیوں میں ہندوستانی پادری صاحبان کو شریک مشورہ ہونے کے لئے شامل نہیں کرتے۔ اور وہ مرتبہ اور اختیار نہیں دیتے۔ جو ایک مشنری کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر خوشی اور شکرگذاری کا مقام ہے کہ یہ تفرقہ گذشتہ مشنوں سے اب ہٹتا جاتا ہے۔ جس سے ہندوستانیوں کی اُمیدیں سرسبز ہوتی جاتی ہیں۔ اسی قسم کی ایک مثال اور غالباً سب سے پہلی نظیر جو سی۔ ایم۔ ایس میں عرض ظہور میں آئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بمبئی کے سی۔ ایم۔ ایس کلیسیا کے پاسٹر ریورنڈ ڈاکٹر روشی صاحب بمبئی سی۔ ایم۔ ایس کارسپانڈنگ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ یہ کمیٹی اُس مشن میں دیسی اور ولائتی ہر دو قسم کے مشنری کارندوں کے کام کی نگرانی اور اُن پر حکومت کیا کرتی ہے۔ یہ عہدہ اس مشن میں پہلے کبھی کسی کو نہیں دیا گیا ہے۔ یہ سی۔ ایم۔ ایس کی جانب سے ہندوستانیوں کی حوصلہ افزائی کی پہلی مثال بیان کی جاتی ہے۔ اسی طرح سننے میں آیا ہے کہ لاہور کی کارسپانڈنگ کمیٹی میں بھی جو سی ایم ایس کے متعلق ہے۔ ہندوستانیوں کو کچھ دخل دیا گیا ہے۔ مگر یہ خبر ابھی تک تصدیق طلب ہے۔ غالباً اس سے پیشتر کی ایک مثال اے پی مشن لودیانہ کی سالیانہ میٹنگ میں پائی جاتی ہے۔ جس میں مشن کے کام کے متعلق سال بھر کے لئے کل انتظام و حساب کتاب ہوتا ہے۔ اس کمیٹی میں بہت برسوں سے تین معزز اور عالم فاضل ہندوستانی پادری صاحبان شامل ہیں۔ جن کو اس کمیٹی میں بیٹھنے اور کل حالات کے سننے اور رائے دینے کا اختیار ہے۔ ان کے گرامی اسماء یہ ہیں۔ ڈاکٹر کے سی چٹرجی صاحب ہوشیارپور پادری پی سی اُپل صاحب انبالہ چھاؤنی اور پادری ایچ گورک ناتھ صاحب پھلور۔

خداوند اپنے برگزیدوں کو کس طرح کلیسیا میں شامل کرتا ہے

خدا کی پروردگاری اور انتظام نجات میں کچھ ایسے ہی توامین نظر آتے ہیں جو بادی النظر میں انسان کی سمجھ میں نہ آنے والے اور ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ اور جن سے انسان کو یہ ہی نا اُمیدی معلوم پڑتی ہے۔ مگر دراصل نتیجہ برعکس ہوتا ہے۔ جو لوگ مسیحی مذہب کے سخت مخالف ہوتے ہیں۔ اور جن کی بابت انسان کبھی یہ اُمید نہیں کر سکتا۔ کہ وہ مشرف بہ مسیحیت ہو کر اُس کے جان نثار خادم بنیں گے۔ وہی لوگ آخرکار عاجز ہو کر مسیح کے قدموں پر آگرتے ہیں مقدس تواریخ میں سب سے مشہور اور اعلیٰ مثال پولس رسول کی ہے (دیکھو اعمال ۹ باب) زمانہ حال میں بھی ایسی مثالیں اکثر ظہور میں آتی رہتی ہیں منجملہ ان کے ایک تازہ مثال یکم نومبر کے مخزن مسیحی میں پائی جاتی ہے۔ جو اس طرح سے ہے کہ

علاقہ نگرام میں چونی لال نامی ایک شخص ہے جو مسیحی مذہب کا سخت مخالف تھا۔ اور جب اُس کو خداوند مسیح کی باتیں سنائی جاتی تھیں تو وہ مسیح کی بڑی توہین کیا کرتا تھا۔ ۸ ستمبر سن حال کو وہاں کے پادری صاحب مع اپنے منشی اور ایک مناد کے اس کے مکان پر پہنچے اور رات کے وقت قریب دو گھنٹے تک اُس کو کلام سنایا۔ مگر اُس نے اُن کی ایک نہ مانی بلکہ غصے سے اُٹھکر اپنے مکان میں چلا گیا۔ اُن تینوں نے اسی وقت اور اسی جگہ گھٹنے ٹیک کر بڑی سنجیدگی اور الحاح کے ساتھ اس کے لئے خاص دعا کی اور اُٹھکر چلے آئے۔ مگر خداوند مسیح نے اس کو پکڑا اور روح نے اس کو قائل کیا۔ ایسا کہ وہ ساری رات بے چین رہا۔ علی الصباح قریب ۵ بجے وہ شخص پادری صاحب کے مکان پر آیا اور بولا پادری جی مجھے رات بھر بے چینی رہی۔ اور اب میری خواہش ہے کہ

میں مسیح کو قبول کروں۔ یہ دیکھ کر پادری صاحب نے اسی وقت اس کو بپتسمہ دیا۔ تب سے رحمان کا دوست اور مسیح کا فریفتہ اور پرجوش سپاہی بن گیا۔

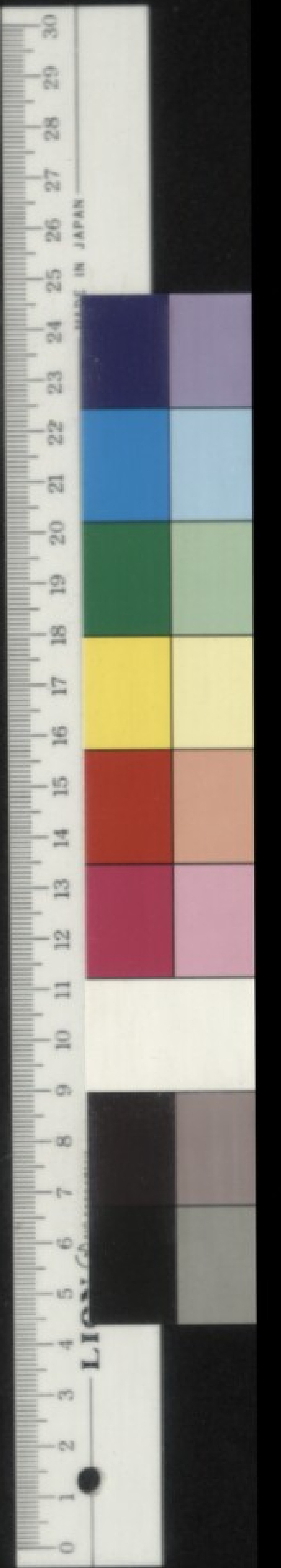
یہ سچی تاثیر اور اس کی روحانی قدرت کا بڑا ثبوت ہے۔ جو مسیحی مذہب کے منجانب اللہ ہونے۔ اور انسانی نجات کے لئے کافی اور مکمل وسیلہ ہونے۔ انسان کے قلبی اطمینان اور حقیقی روحانی خوشی کا لاثانی ذریعہ ہونے کا ثبوت ہے۔

سوامی دیانند اور سرب شکتیمان

جہاں دیگر مذاہب والوں نے ایشور کو اس کے حقیقی معنوں میں سرب شکتیمان سمجھا اور مانا ہے۔ وہاں سوامی دیانند نے انکار معجزہ اور حدوث مادہ وغیرہ سے بچنے کے لئے سرب شکتیمان کے حقیقی معنی پر اعتراض جاتے ہوئے ایشور کو محض اپ شکتیمان (قادر محدود) بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس میں مسطور ہے۔ "(سوال) جب پرمیشور سرب شکتیمان ہے۔ (قادر مطلق) تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اور اگر نہیں کر سکتا تو وہ قادر مطلق بھی نہیں ہو سکتا۔ (جواب) آ قادر مطلق کے معنی پہلے لکھ آئے ہیں۔ مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے جو ناممکن بات بھی کر سکے؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بغیر معلول پیدا کر سکتا ہے تو بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا ہے۔ خود مر سکتا ہے۔ غیر ذی شعور۔ دکھی۔ بغیر منصفت: ناپاک بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً آگ۔ گرم پانی۔ ٹھنڈا اور شی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں۔ ان کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا۔ سرب شکتیمان کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے کام پورے کر سکتا ہے۔" لیکن یہ سوامی جی کی محض غلطی ہے۔ جو تعریف سرب شکتیمان کی غلط فہمی سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر سوامی جی سرب شکتیمان کی تعریف کسی استاد سے سیکھ لیتے تو ہرگز ہرگز ایسے بیہودہ اعتراضوں کی بنا پر ایشور کے سرب شکتیمان ہونے سے منکر نہ ہوتے۔ مگر خیر اب سوامی جی تو موجود نہیں کہ ان کو سرب شکتیمان کی حقیقی تعریف سے آگاہ کیا جائے۔ البتہ ان کے چیلے موجود ہیں جو اس غلط فہمی میں اپنے گرو کے ہمخیال ہیں۔ ان کی اس غلطی کو دور کرنے کے لئے ہم سوامی جی کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے سرب شکتیمان کا اصلی مطلب دکھاتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت میں سوامی جی نے فرمایا ہے کہ ایشور ناممکن بات نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کرے تو کیا وہ دوسرا ایشور بغیر علت پیدا کر سکتا ہے؟ (سوامی جی کے اس قول سے ظاہر ہے کہ گویا آپ کے نزدیک خدا بلا علت دوسرا ایشور پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر علت ہو تو پیدا کر سکتا ہو (واہ واہ) بے شعور وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو سکتا تو بس وہ قادر مطلق نہیں۔ یہ اعتراض کرتے وقت سوامی جی نے لفظ غیر ممکن کے صحیح استعمال کو مدنظر نہیں رکھا۔ اگر مدنظر رکھتے تو ایسی فاش غلطی کا شکار نہ ہوتے۔ غور فرمائیے۔ ناممکن بلحاظ خدا اور انسان دو قسم کا ہوتا ہے یعنی اوّل ناممکن از انسان۔ دوم ناممکن از خدا۔ وہ امور جو ازمنہ ثلاثہ میں امکان بشری سے باہر ہوں یعنی وہ باتیں جن کو انسان کسی زمانہ میں بھی نہ کر سکے۔ جیسے بلا آنکھ دیکھنا اور بلا ناک سونگھنا وغیرہ اس کو ناممکن از انسان کہتے ہیں۔ اور ناممکن از خدا وہ امور ہیں کہ جن کو خدا امر شئی خود بوجہ مخالف ہونے ان امور کے اس کی اپنی ذات و صفات اور شان کے کبھی نہیں کرتا۔ مثلاً خدا کا ناپاک ہونا وغیرہ۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا میں اس قسم کا امکان نہیں۔ امکان تو ہے۔ پر اگر وہ ایسا نہ کرے جیسی کہ اس کی قابلیت اور امکان میں موجود ہے۔ تو اس سے اس کی عدم قدرت یا نقص قدرت ثابت نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بادشاہ کو یہ اختیار و قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنی رعایا میں سے جس کو چاہے بلا وجہ جان سے مروا دے۔ لیکن اگر وہ اپنے رحم اور عدل کے تقاضے سے ایسا نہ کرے تو اس کے اختیار اور امکان پر کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پر پرماتما جو سرو شکتمان ہے۔ اگر ان ناممکن امور کو بھی کرے تو بس اس سے اس کے سرو شکتمان ہونے میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ مگر چونکہ اس کا ایسا کرنا اس کی دیگر صفات اور شان کے خلاف ہے۔ اس لئے وہ ایسا نہیں کرتا۔ لہٰذا اس سے یہ غلط نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ اس میں امکان نہیں ہے۔

اب اگر سوامی جی کا یہ کہنا کہ خدا ناممکن بات نہیں کر سکتا مان لیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا اقسام ناممکن میں سے کونسا ناممکن ہے کہ جو خدا نہیں کر سکتا۔ آیا وہ جو انسان کے لئے ناممکن ہے۔ یا وہ جو اس کی ذات کے لئے ناممکن ہے۔ اگر وہ باتیں جو انسان نہیں کر سکتا وہ خدا بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس صورت میں خدا کا بلا جسم دنیا کا کرتا ہونا۔ بلا کان سننا اور بلا آنکھ دیکھنا یا بلا زبان بولنا اور وایو اگنی اور تیہ وغیرہ کو رشیوں کا اپدیش کرنا۔ اور ان رشیوں کو بلا ماں باپ پیدا کرنا وغیرہ باتیں خدا سے نہ ہونی چاہئیں۔ ورنہ آپ کا یہ کہنا بیہودہ اور لغو ہوگا۔ اور اگر یہاں ناممکن سے وہ باتیں مراد ہیں۔ جو اس کی ذات اور مرضی کے خلاف ہیں۔ تو یہ بالکل مسلم ہے کیونکہ خدا کے ایسی باتیں کرنے سے نقص قدرت لازم آتا ہے۔ لیکن بتاؤ تو خدا کے بغیر علت دنیا پیدا کرنے میں کونسا نقص قدرت لازم آتا ہے؟ کہ جس کی وجہ سے آپ نے خدا کو علت سے دنیا پیدا کرنے والا مانا ہے۔

آگے آپ فرماتے ہیں کہ خدا قدرتی چیزوں کے طبعی گنوں کو کبھی نہیں بدل سکتا۔ ایسا کہنا سوامی جی کا اپنشدوں سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگر سوامی جی اپنی اس شنکا کو دور کرنے کے لئے کین اپنشد کو اٹھا کر دیکھتے تو جواب شافی پا کر ستیارتھ پرکاش میں ایسا کبھی نہ لکھتے۔ کین اپنشد کا مصنف ایک فرضی مگر پُر معنی مثال سے اس امر کو ظاہر کر دیتا ہے کہ اگر پرماتما چاہے تو وہ قدرتی چیزوں کے طبعی اوصاف کو ایک دم بدل سکتا ہے۔ اپنشد کار کہتا ہے کہ "برہم دیوتاؤں کے لئے فتحیاب ہوا۔ اور برہم کی فتح سے دیوتاؤں کو عظمت ملی۔ انہوں نے سوچا یہ ہماری ہی فتح ہے۔ یہ ہماری ہی عظمت ہے۔ ان پر برہم نے اس کو جانا اور وہ ان کے لئے ظاہر ہوا۔ انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ آپس میں پوچھنے لگے یہ یکش کون ہے؟ انہوں نے اگنی کو کہا اے جات وید پتہ لگاؤ کہ یہ یکش کون ہے؟ (اگنی نے جواب دیا ایسا ہی ہو) اگنی دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ یکش نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اگنی نے جواب دیا میں سچ مچ اگنی اور جات وید ہوں۔ برہم بولا تجھ میں کیا طاقت ہے؟ اگنی نے جواب دیا جو کچھ دنیا میں ہے میں سب کو جلا دوں (جلا دے سکتا ہوں) اس پر برہم نے اس کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا (اور کہا) اس کو جلا دے (وہ اگنی) ساری طاقت اور پورے زور سے (اس تنکے) کے پاس گیا۔ (پر) وہ اس کو نہیں جلا سکا۔ وہ وہیں سے واپس گیا (اور دیوتاؤں سے کہا) میں نہیں جان سکا جو یکش کون ہے



تب انہوں نے دیو کو حکم کیا کہ اے دیو اس کا پتہ لے کہ گنیش کون ہے؟ دیو نے جواب دیا کہ میں سچ مچ دیو اور اتنا شوا ہوں (برہم بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟ (دیو نے جواب دیا) اس سارے جگت کو اڑا دوں جو زمین پر ہے۔ برہم نے اس کے سامنے تنکا رکھ دیا۔ اور کہا کہ اس کو اڑا دے۔ وہ سارے بل (اور پوری تیزی سے اس تنکے کے پاس گیا۔ پر وہ اس کو نہیں اٹھا سکا۔ تب انہوں نے اندر کو کہا۔ اے مگھون اس کو جان کہ یہ کون گنیش ہے۔ اندر نے جواب دیا ایسا ہی ہو۔ اور وہ دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ برہم اس سے چھپ گیا۔ وہ اس آکاش میں سنہری زیور والی خوبصورت اُما نام ستری کو لایا۔ اس سے پوچھا کہ یہ گنیش کون ہے؟ اس نے کہا کہ برہم ہے۔ برہم کی فتح میں ہی تم کو عظمت ہے۔ اس سے اس نے جانا کہ یہ برہم ہے۔ مندرجہ بالا مثال سے بخوبی ظاہر ہے کہ پرماتما طبعی چیزوں کے سبھاؤ کو بھی بدل سکتا ہے۔ پھر سوامی جی کے یہ کہنے کی کیا وقعت ہے کہ پرماتما طبعی چیزوں کی طبیعت کو نہیں بدل سکتا۔

آخری الفاظ سوامی جی کے یہ ہیں کہ قادر مطلق کے معنی فقط اس قدر ہیں کہ وہ بلا امداد دیگر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے۔ سوامی جی کے اس آخری جملہ کو دیکھ کر ہم سخت حیران ہیں کہ ایک طرف تو سوامی جی یہ مانتے ہیں کہ ایشور بلا مادہ کچھ نہیں کر سکتا اور دوسری طرف ایشور کو بلا امداد دیگر اپنے سب کام پورے کرنیوالا بیان کرتے ہیں۔ کیا علت سے معلول پیدا کرنا دیگر کی امداد طلب کرنا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو اس صورت میں انسان بھی قادر مطلق کہا جا سکتا ہے اور اگر ہے تو سوامی جی کا ایشور بوجہ محتاج ہونے جیو اور پرکرتی کے قادر مطلق نہیں ہو سکتا۔ پس قادر مطلق یا سرب شکتیمان کی صحیح تعریف یہ ہے کہ جو اپنے سوبھاؤ انوسار سوا چھاپورک بنا سہائتا دوسرے پدارتھ کے اپنے سب کام کو پورا کرتا ہے۔ اس کو سرب شکتیمان کہتے ہیں۔

معاہدہ صلح عثمانی بلغاری

حسب ذیل ہے۔ دفعہ (۱) میں حدود کی تفصیل ہے (دفعہ ۲) اس صلحنامہ پر دستخط ہونے کے دن سے دس یوم گزرنے کے بعد فریقین اپنی اپنی فوجیں ہٹا کر قانون کے مطابق جو مقامات جس سلطنت کے ہاتھ آئے ہیں۔ پندرہ یوم کے اندر اس کے حکام کو حوالے کر دینگے۔ اور تکمیل معاہدہ کی تاریخ سے تین ہفتے کے اندر دونوں حکومتیں اپنی اپنی فوجیں بالکل واپس کر لینگی۔ (دفعہ ۳) معاہدہ کے مصدق ہوتے ہی فریقین کے مابین ڈاک تار اور ریلوے کے تعلقات پھر قائم ہو جائینگے۔ مفتیوں کے متعلق اس معاہدے میں جو قرار داد ہوئی ہے۔ وہ تمام بلغاری مقبوضات پر حاوی ہوگی (دفعہ ۴) فریقین معاہدہ یہ قول و قرار کرتے ہیں کہ صلح نامہ کی تصدیق ہوتے ہی ایک سال کے لئے ۷ فروری ۱۹۱۱ء کو جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا وہ پھر نافذ ہو جائیگا۔ فریقین ایک دوسرے کو چنگی کے محصول اور دیگر امور میں وہ رعائتیں دیں گے جو دول یورپ کو حاصل ہیں۔ اسی طرح ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء میں قونصلوں کے متعلق جو عہد و پیماں ہوا تھا وہ بھی فوراً مؤثر ہو جائیگا۔ جن مقامات میں دیگر دول کے قونصل موجود ہیں۔ ان میں فریقین بھی اپنے بڑے یا ماتحت اور چھوٹے قونصل خانے بنا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں عہد و پیمان کرتی ہیں کہ وہ تجارتی معاہدہ اور قونصلوں کے معاملہ پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک خاص جماعت مقرر کرینگی جس میں دونوں کے قائم مقام ہونگے۔ (دفعہ ۵) معاہدہ پر دستخط ثبت ہونے سے ایک ماہ یا اس سے کم مدت کے اندر اندر اسیران جنگ کا تبادلہ فریقین کے خاص قائم مقاموں کے ذریعے عمل میں آئیگا۔ اسیروں کے اخراجات کا بار اس حکومت کو برداشت کرنا پڑے گا جس کی حراست میں تھے۔ لیکن اگر دونوں حکومتوں میں سے کسی نے افسروں کو کوئی خاص مشاہرہ دیا ہو تو مشاہرہ کی رقم وہ حکومت ادا کریگی جس کے وہ افسر ہونگے (دفعہ ۶) دونوں حکومتوں کی طرف سے ان لوگوں کے حق میں عفو عام کا فرمان جاری کیا جائیگا جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لیا یا جن پر انعقاد صلح سے قبل سیاسی معاملات میں الزام لگائے گئے ہیں۔ اس عفو کا حکم تمام ان اطراف میں نافذ ہوگا جن میں کہ سیاسی فتوحات پیش آئے ہیں۔ دو ہفتے کے بعد ان بلغاری حکام کے حق میں یہ فرمان عفو باطل ہو جائیگا۔ جن کا بلغاریہ کے حصہ میں آئے ہوئے مقامات پر تقبضہ کرنے کے لئے تعین و تقرر عمل میں آئیگا۔ لیکن ان مقامات کے اہل کے مقابلہ میں حکم مذکور نافذ ہوگا (دفعہ ۷) دولت عثمانیہ جن مقامات سے بلغاریہ کے لئے دستبردار ہوگئی ہے۔ وہاں کے باشندے بلغاری رعایا ہو جائینگے۔ لیکن ہر فرد رعایا کو ذاتی و شخصی حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ چار سال کے اندر اندر اپنے عثمانی رعایا ہونے کی بلغاری حکومت کو اطلاع دے کر مقامی قونصل خانے میں اپنا نام درج فہرست عثمانیاں کروا دے اور اس عثمانیت اختیار کرنے میں کسی قسم کی شرط یا قیود کے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ جدید بلغاری علاقہ کے قریب بجوانی اطفال کو بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ سن رشد کو پہونچنے کے بعد چار سال کے اندر اندر عثمانیت اختیار کر لیں۔ جو مسلمان بلغاری رعایا بننا پسند کریں گے ان سے چار سال تک نقد فوجی خدمت لی جائے گی۔ اور نہ عسکری ٹیکس۔ اور جو مسلمان عثمانیت اختیار کرینگے ان کو حق حاصل ہوگا کہ خروج کا محصول ادا کئے بغیر چار سال کے بعد اپنے ساز و سامان کے ساتھ جدید بلغاری علاقہ کو چھوڑ کر عثمانی مقبوضات میں چلے آئیں نیز ان کو حق ہوگا کہ وہ کاشت وغیرہ کے انتظام کے لئے کوئی اپنا قائم مقام مقرر کر کے متروکہ علاقے میں اپنی اراضی پر حق ملکیت کو محفوظ و مصئون رکھیں (دفعہ ۸) تمام مسلمان رعایا جو اس وقت بلغاریہ کے قدیم و جدید علاقے میں آباد ہیں۔ ان حقوق سے متمتع ہونگے جو بلغاریوں کو حاصل ہونگے۔ ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ اور وہ آزادی کے ساتھ بلاد خارجہ میں اپنے مذہبی شعائر کو ادا کرینگے۔ ان کے مذہبی جذبات کا ہر طرح سے احترام کیا جائیگا اور وہ بدستور خلیفۃ المسلمین ہونے کی حیثیت سے نمازوں کے وقت جلالۃ الملک سلطان المعظم کا ذکر خیر کرینگے۔ اسلامی وقفوں اور انجمنوں کا جو اس وقت موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں اور ان کے قانون و نظام کا احترام کیا جائیگا۔ اموال وقف بلا کسی قید و شرط کے علماء اسلام کے روحانی پیشواؤں کے حوالے کر دیئے جائینگے۔

(دفعہ ۹) بلاد عثمانیہ میں بلغاری جماعتیں ان تمام حقوق سے مستفید ہوتی رہینگی جن سے دولت عثمانیہ کی دیگر مسیحی قومیں مستفید ہو رہی ہیں۔ بلغاری نسل کے عثمانیوں کی اراضی کا انتظام کر کے اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ آخری واقعات کے ظہور کی وجہ سے جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے وہ زیادہ سے



زیادہ دو سال کے اندر واپس آسکیں گے۔

(دفعہ ۱۱) جدید بلغاری علاقہ میں رعایا کو جو حقوق جنگ سے قبل حاصل تھے وہ بدستور حاصل رہیں گے۔ حکومت عثمانیہ کی طرف سے جو دستاویزات پاسکے جاری کئے گئے تھے ان کا احترام کیا جائیگا اور بشرطیکہ کسی قانونی وجہ کے مانع نہ ہونے کے بدستور نافذ و جاری رہیں گے۔

(دفعہ ۱۱) بلغاری حکومت بلا کسی قید و شرط کے اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ قانون عثمانی کے مطابق جدید مقبوضات میں املاک اراضی باوجود مالک خارجہ میں موقت یا غیر موقت سکونت اختیار کرنے کے اپنے حقوق سے مستفید ہوسکینگے۔ ان کو یہی حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مملوکہ اراضی کو اجارے پر یا اس کا انتظام کسی اور شخص کی تحویل میں دے دیں۔

(دفعہ ۱۲) بلغاریہ کے جدید مقبوضات میں اوقاف کا پورا احترام کیا جائیگا۔ ان کے متعلق قدیم عثمانی قانون نافذ و جاری رہیگا۔ ان اوقاف کا انتظام خاص عہدہ دار کرینگے جنکا تقرر اسی کام کے لئے عمل میں آئیگا تا اس وقت تک اوقاف کی حالت میں تغیر و تبدل نہ ہوسکیگا جس وقت تک کہ کافی معاوضہ نہ دے دیا جائے۔ مملکت عثمانیہ میں بلغاری مذہبی جماعتوں اور اوقاف کی آمدنی سے اسی قدر رقم وصول کئے جائینگے جس قدر پہلے کئے جاتے تھے۔ اور اوقاف کا حسب سابق احترام کیا جائیگا۔

(دفعہ ۱۳) جو اراضی قبل ازیں جلالتمآب سلطان المعظم شاہی خاندان اور حکومت عثمانیہ کی ملکیت تھی وہ بدستور رہیگی۔ جلالتمآب شاہی خاندان کے ارکان اور حکومت اپنے قائممقاموں کی وساطت سے مذکورہ بالا اراضی کو بیع اور اجارہ کے ذریعہ منتقل کرسکیگی البتہ جب حکومت فروخت کا ارادہ کرے گی تو انہیں شرائط پر جن پر وہ کسی اجنبی کو دیتی بلغاریوں کے ہاتھ فروخت کرنے کو ترجیح دیگی

(دفعہ ۱۴) دونوں حکومتیں اپنے اپنے حکام کے نام اس امر کے احکام نافذ کرنے کا ذمہ لیتی ہیں کہ عام طور پر اور بالخصوص دوران جنگ میں کام آنے والے سپاہیوں کی قبروں کا خاص احترام کیا جائے۔ مدفون جانبازوں کے اقربا کو ہڈیاں اٹھائے جانے سے نہ روکا جائے۔

(دفعہ ۱۵) ہر دو حکومتوں کی رعایا آزادی کے ساتھ ایک دوسرے کے ملک میں جاسکیگی۔

(دفعہ ۱۶) بلغاریہ کی ملکی وسولین حکومت اس امر کا ذمہ لیتی ہے کہ مشرقی ریلوے کے متعلق جس سے دولت عثمانیہ دست بردار ہوتی ہے کمپنی کے ساتھ جو عہد و پیمان کئے گئے تھے۔ انہیں وہ پورا کرے گی۔ جو گاڑیاں اور سامان دوران جنگ میں ضبط کئے گئے ہیں۔ وہ جلد از جلد کمپنی کو واپس دیئے جائینگے۔

(دفعہ ۱۷) دفعہ ۱۲-۱۳-۱۰ اور دفعہ ۱۶ یا اول کے سمجھنے میں پیچیدگی یا اختلاف پیدا ہو تو باقاعدہ ہیگ کی مجلس میں پیش کرکے اس کا تصفیہ کرلیا جائے۔

(دفعہ ۱۸) دفعہ اول میں صدود اور دفعہ سوم میں مفتیوں کے تقرر اور دریائے مرتزا کی ریلوے اور دولت عثمانیہ کے جاری کردہ احکامات و دستاویزات کے متعلق جو کچھ تصفیہ ہوا ہے وہ جزو معاہدہ ہے اور کسی صورت میں جدا نہیں ہوسکتا۔

(دفعہ ۱۹) معاہدہ لنڈن کا وہ حصہ جو صراحتاً منسوخ نہ کیا گیا ہو یا اس معاہدہ کے مخالف نہ ہو نافذ رہیگا۔

(دفعہ ۲۰) دستخط ثبت ہوتے ہی معاہدہ نافذ ہو جائیگا اور پندرہ یوم کے اندر اندر فریقین میں سے ہر ایک دستاویز معاہدہ پر دستخط ثبت کرکے دوسرے کے حوالے کردیگا۔

دستخط قائممقامان جلالتمآب سلطان المعظم

طلعت بے وزیر داخلہ محمود پاشا وزیر بحریہ خلیل بے رئیس مجلس شورے

دستخط قائممقامان شاہ بلغاریہ

جنرل سیووف سابق وزیر موسیو تنیشو وتیس سابق وزیر موسیو ترخف سفیر

دولت عثمانیہ اور بلغاریا کا معاہدہ صلح اور اسکے ضمیمہ جات

ضمیمہ اول

تحریر نمبر ۱

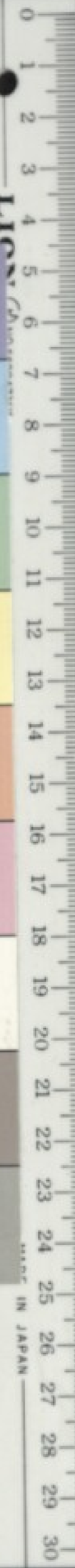
دفعہ اول میں معاہدہ کی پہلی دفعہ کے بارہ میں فریقین نے اس ضمیمہ پر اتفاق کیا ہے۔

۱۔ دفعہ اول میں سرحد کا جو تعین ہوا ہے وہ آسٹریا کے رکاو حرب کے بنائے ہوئے چھوٹے نقشہ پر کیا گیا ہے۔ اس میں سرحدی لین کو بنیادی طور پر نمایاں کرکے معاہدہ کے ساتھ ضم کردیا گیا ہے۔ جنوبی علاقہ اور دریائے میریچ کے متعلق جو بیان دیا گیا ہے۔ وہ ایک انگشت اپ کے چھوٹے نقشہ پر اتفاق کرکے اسمیں درج ہے۔ اس میں دریائے اندرا سے اس کے منبع تک ممتد ہونے والی سرحد کا صاف ذکر ہے۔

۲۔ عثمانی و بلغاری فوجی افسروں کی مخلوط کمیٹیاں جدید سرحد کا ایک ایسا نقشہ بنائے گی جس کی نسبت مساحت ارضی کے ساتھ 1/25 حصہ ہو اور اس طرح پیمود دیکے ہر ایک گوشہ دہ کا طول دو کیلو میٹر ہوگا۔ اور قطعی سرحدیں نمایاں رہیں گی۔ یہ کمیٹیاں تین حصوں میں تقسیم ہو کر حسب ذیل مقامات سے کام شروع کریں گی ساحل بحیرہ اسود وہ اراضی جو دریائے میریچ و اردہ کے مابین ہیں اور وہ اراضی جو دریائے اردہ اندرا مندرہ کے مابین واقع ہیں اس کام کی تکمیل کے بعد سرحدی لین کی تطبیق زمین پر کی جائے گی اور مخلوط کمیٹیاں لین سرحد پر مناروں کے نصب کرنے کی نگرانی کرینگی اور یہی کمیٹیاں تعین سرحدوں کے باہمی معاہدات پر دستخط کریں گی۔

۳۔ مخلوط کمیٹیاں سرحدی لین کا تعین کرتے وقت اس لین پر جو املاک خاص یا عام واقع ہوا اس کے یہی نقشے بنا ئینگی اور عثمانیہ و بلغاری حکومتیں جہاں تک جلد ایسے اسباب پیدا کرینگی۔ جو اس قسم کی املاک پر کسی اختلاف کے پیدا ہونے کے سبب سکیں اور جب تک دونوں حکومتوں میں ان املاک کے کسی طریق انتظام کا تصفیہ ہو ان املاک کے مالک بدستور سابق کامل آزادی سے ان پر متصرف رہیں۔

۴۔ ممالک عثمانیہ اور مملکت بلغاریہ کی قدیم سرحدوں پر ہر دو حکومتوں کے مابین جو معاہدات ہوتے رہے ہیں ان کے احکام اب بھی نافذ رہیں گے۔ قدیم سرحدوں کے نشانات اور منارے یا مورچے



منہدم وخراب ہوگئے ہوں تو اُن کی از سرِ نو تعمیر ہوگی۔

۵۔ سرحدی لین تمام تر دریاؤں اور چھوٹی ندیوں اور نالوں کے دھارے کے ساتھ ساتھ ممتد ہوگی۔ مگر دریائے طونجہ۔ مریچ اور اردہ کے مجاری کی حدیں اس سے مستثنیٰ ہونگی۔ کیونکہ ان کے موقعوں کی صاف عبارت میں تشریح کردی گئی ہے۔

دفعہ ۲۔ جھوٹے دریائے مریچ کے وسط میں جو جزائر پڑتے ہیں ان کے اندر حدود کا تعین ایک خاص کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ ہر دو حکومتیں آئندہ کسی مناسب وقت میں دریائے مریچ کے صاف اور گہرا بنانے کے متعلق ایک باہمی معاہدہ کرنیکا وعدہ کرتی ہیں۔

دفعہ ۳۔ ہر دو حکومتوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ان مسلمان اور بلغاری باشندوں کے لئے اپنی اراضی اور املاک مشترک سرحدوں سے ۱۵ کیلو میٹر تک کے تبادلہ پر ہیں۔ یہ تبادلہ تمام باشندگان دیہات کے لئے عام ہوگا اور وہ سب اس بارہ میں اپنی اپنی حکومتوں کے زیر حمایت آنے میں شریک ہونگے۔ دونوں حکومتیں اس تبادلہ کو مکمل کرنے کی کوشش مختلط کمیٹیوں کے ذریعہ کریں گی۔ اور تبادلے سے جو فرق یا معاوضہ لازم آئے اُس کو متعین کرتی جائینگی۔

۲۹ ستمبر ۱۹۱۳ء کو قسطنطنیہ میں دو پرچوں پر لکھا گیا۔

از جانب حکومت عثمانیہ } دستخطوں کی جگہ
از جانب بلغاریا

ضمیمہ دوم

(مفتیوں کے بارہ میں باہمی معاہدہ)

دفعہ ۱۔ مفتی اعظم شہر صوفیا میں مقیم ہوگا۔ شیخ الاسلام عثمانی اور وزیر دینیات اور ان مفتیوں کے مابین جو بلغاریا میں ہیں شرع شریف کے متعلق دینی اور مذہبی مسائل میں واسطہ رہیگا۔ مفتیوں کا یہ سردار خود بلغاریا کے مسلمان مفتی اپنا ایک خاص جلسہ کرکے اپنے ہی گروہ میں سے منتخب کریں گے۔ تب وہ متعین کیا جائیگا۔ اس جلسہ میں مفتیوں کے قائمقام خود انتخاب کرنے والوں کی حیثیت سے شریک ہونگے۔ اور بلغاریا کی وزارت مذاہب عثمانی سفارت خانہ صوفیا کے ذریعہ سے شیخ الاسلام عثمانی کو مفتی اعظم کے انتخاب کی اطلاع دیگی۔ تب شیخ الاسلام سردار مفتیان کے واسطے وہ مراسلہ و فرمان ارسال کرینگے جس کا بھیجنا مناسب ہے۔ اور اس طرح کا فرمان آنے پر مفتیوں کا سردار اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں مصروف ہوگا۔ مفتی اعظم کو بلغاریا کے تمام مفتیوں۔ دینی اور خیراتی اسلامی انسٹی ٹیوشنوں ان کے عہدہ داروں ملازموں اور متولیوں پر شرع شریف کی معینہ حدود کے اندر رہ کر نگرانی اور دیکھ بھال کا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ ۲۔ بلغاریا میں مفتیوں کا انتخاب وہیں کے مسلمان افراد کرینگے اس کے بعد مفتیوں کا سردار انتخاب شدہ شخص میں اُن شرائط اور اوصاف کو دیکھیگا جو اس منصب کے لئے ہونی ضروری ہیں اگر ان میں پورا پایا تو شیخ الاسلام کو خبر دیگا اس کے لئے منصب افتا کا پروانہ طلب کریگا۔ جس کے رو سے یہ شرعی مقدمات کی سماعت اور ان میں حکم صادر کرنے کا مجاز ہوگا۔ مفتی لوگ اپنے حلقہ اثر کے اندر اپنے نائبوں کے تقرر کا بھی مطالبہ کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ مفتی اعظم ان کی تعیین کی منظوری دیدے۔ یہ نائب براہ راست خود مفتیوں کے ماتحت و زیر نگرانی اپنے فرائض ادا کرینگے۔

دفعہ ۳۔ مفتی اعظم دیگر مفتیوں۔ ان کے نائبوں اور ماتحت ملازموں اور خادموں کا مشاہرہ ان کے رتبہ و مرتبہ کے موافق مقرر اور حکومت بلغاریا کی جانب سے دیا جائیگا مگر مفتی اعظم کی ترتیب خود مفتی اعظم کریگا اور وہ اس کا ایک خاص قانون بنائیگا۔ مفتی اعظم دیگر مفتیوں ان کے نائبوں اور ماتحت عملہ کے ملازموں کو وہی قانونی حقوق حاصل ہونگے جو بلغاری سرکاری ملازموں کو حاصل ہیں۔

دفعہ ۴۔ مفتیوں اور ان کے نائبوں کی برطرفی اور ان کا تبادلہ بلغاری قوانین کے معینہ طریقہ پر ہوگا۔ ملک کی انتظامی مجلس کسی مفتی یا اس کے کسی نائب کو برطرف کرنے کا فیصلہ کرے گی تو اس فیصلہ کے وقت مفتی اعظم یا اس کے نائب کا مجلس منتظمہ میں موجود ہونا ضروری ہوگا۔ اور مفتی اعظم یا اس کے نائب کی رائے ہی وہ اصول ہوگی جس پر خالص دینی امور کے متعلق مقدمات میں آخری فیصلہ عمل پیرا ہوگی۔ جس سرکاری حکمنامہ کی رو سے کسی مفتی کو معزول کیا جائیگا اسی میں اس کے جانشین کے انتخاب کی تاریخ بھی معین کردیجائیگی

دفعہ ۵۔ مفتیوں کا سردار مفتیوں کے فیصلوں اور نوٹسوں پر غور کریگا۔ اگر اس کی رائے میں وہ احکام شرع کے موافق ہوئے تو انہیں جائز ٹھہرا کر جس محکمہ کے متعلق ہوں اس میں بھیجدیگا۔ کہ محکمہ اس کے مضمون کو نافذ کرے اور اگر دیکھے کہ وہ کسی شرعی حکم کے خلاف ہیں تب انہیں اسی مفتی کے پاس واپس کردے گا جس نے وہ حکم صادر کیا ہے۔ اور اب ان فیصل شدہ معاملات پر پھر از سرِ نو نظر ثانی ہوگی۔ مفتیوں کا سردار جن فیصلوں اور نوٹسوں کو مخالف احکام شرع پائے اور ایسے ہی جن فیصلوں کو ان کے دینے والے شیخ الاسلام کے پاس بھیجنیکا مطالبہ کریں شیخ الاسلام کے پاس ارسال کردیگا اور نوٹس اور فیصلے جن کو مفتی اعظم درست قرار دے گا۔ انہیں وہ بلغاری عہدہ دار نافذ کرینگے جن کے عہدہ کا تعلق ان نوٹسوں یا فیصلوں کے موضوع سے ہے۔ اور اس وقت میں اصل نوٹس اور فیصلہ کے ساتھ اس کا بلغاری زبان میں ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔

دفعہ ۶۔ مفتیوں کے سردار پر لازم ہے کہ بوقت ضرورت وہ گشتی فرامین مفتیوں کے نام جاری کرے۔ جن میں شادی بیاہ طلاق وصیتوں۔ انتقال۔ جائداد وصی بنانے اور نفقہ وغیرہ شرعی معاملہ اور نگرانی امور یتامیٰ کے احکام و ہدایات درج ہوں اور ان امور کے متعلق تمام کاروبار و شکایات کی تحقیقات بھی لازم ہے۔ اپنی تحقیقات کے بعد اس بارہ میں جو کارروائی کرنی ضروری ہو اس سے حکومت کے محکموں کو اطلاع دے مفتیوں کو اوقاف کی نگرانی اور ان کا انتظام بھی سپرد رہیگا۔ مفتی اعظم کا فرض ہے کہ وہ ان سے ان کے زیر اہتمام اوقاف کے حسابات دریافت کرے اور ان اوقاف کے دفاتر حساب سب ترکی زبان میں ہوا کرینگے۔

دفعہ ۷۔ مفتی اعظم اور دیگر مفتیوں پر یہ واجب ہے کہ بوقت ضرورت بلغاری کمیٹیوں کے ساتھ ملکر اسلامی مدارس کی نگرانی اور جدید مدارس کے قیام کی ضروری تجویزیں کرتے رہیں مفتی اعظم کو چاہئے کہ وہ اسلامی عام تعلیم کے بارہ میں جو کچھ کہنا ہو بلغاری محکموں سے کہے۔ حکومت بلغاریا اپنے خرچ سے بلغاری عام تعلیمی قانون کے مطابق مقررہ نسبت کے ساتھ اسلامی ابتدائی اور ثانوی مدارس قائم کرے گی۔ اور اسلامی مدارس میں ترکی زبان میں تعلیم دیجائے گی۔ مگر اس کے ساتھ بلغاری زبان بھی لازمی ہوگی تاکہ سرکاری پروگرام نافذ ہوسکے۔ جبری تعلیم مطلوب کے

حقوق اور ان کے مقدار کے متعلق تمام قوانین مسلمانوں کی تعلیمی انجمنوں پر بدستور سابق نافذ رہیں گے - اسلامی مدارس کے تمام ملازمین اور معلمین بلغاری خزانہ سے تنخواہ پائیں گے - اور بلغاری سرکاری ملازموں کے حقوق میں ہمسر ہونگے - ایک نیا مدرسہ قاضیوں کی سند دینے کے لئے قائم کیا جائیگا -

دفعہ ۸ - ہر شہر میں جہاں مسلمانوں کی تعداد کثیر ہو ان کی خاص قومی مجالس منتخب کیجائیں گی - یہ مجلسیں اسلامی اوقاف کے کاروبار اور سکنڈری تعلیم کی نگراں ہونگی - مجالس کی باڈی کا احترام تمام بلغاری عہدہ داران کرینگے - اور چونکہ ہر ضلع کے مرکز میں اسلامی قاضی کا انتظام مسلمانوں ہی کی انجمن کے ہاتھوں ہوتا ہے اسلئے یہ مجلس ان اوقاف میں تصرف کا حق پائیگی اور عام قبرستان اور مسجد کے متصل قبرستانوں کو وقف اسلامی میں داخل سمجھا جائیگا -

اسلامی اوقاف کی املاک میں سے کسی جزو پر ملکیت پانے کو اس وقت تک جائز نہ رکھا جائیگا جب تک کہ ان اوقاف کی نگراں و منتظم اسلامی قومی انجمن کو اس کا دوسرا بدلہ نہ دے دیا جائے - غیر منقولہ اموال اوقاف پر خاص توجہ و تحفظ کی نظر رکھنا واجب ہے - کسی دینی یا خیراتی عمارت کا بغیر نہایت شدید ضرورت اور بلغاریا کی قانونی وجہ کے منہدم کرنا جائز نہ ہوگا - اور اگر کسی موقوف عمارت کی ملکیت حاصل کرنے کی اشد ضرورت آپڑے تو اس کی ملکیت کا انتقال بغیر اسی کی مانند عمارت کا پورا معاوضہ اور زمین مستملکہ کے ہم قیمت زمین دینے کے نہ ہوسکیگا اور وقف کے غیر منقول مال بحکم استملاک کی شدید ضرورت آپڑے ان کی قیمت وقفی املاک ہی کی محافظت پر مسلمانوں کی قوم کی معرفت خرچ کرنی ہوگی -

دفعہ ۹ - اس معاہدہ پر دستخط ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ہی گورنمنٹ بلغاریا ایک کمیشن منعقد کریگی جس کے ممبر مفتی اعظم بھی ہونگے - اور یہ کمیشن اُن دعاوی اور مطالبات پر غور کرے گی جو ایسے متولیوں اور وقف سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے پیش ہونگے کہ انعقاد کمیشن کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر ہی ان کے متعلقات وقف سے آگاہ ہوتے ہیں اور جن معاملہ رکھنے والوں کو اس کمیشن کے فیصلہ سے تسلی نہ ہوگی انہیں ابتدائی عدالتوں میں رجوع لانیکا حق ملیگا - (ناتمام)

مراسلات ... دستخط (از طرف گورنمنٹ ترکیہ) ... بلغاریا

مراسلات

کیا میں مسلمان ہوں؟

جناب نہ تو آپ مسلمان ہیں - نہ ہندو ہیں - نہ آریا - نہ مسیحی ہیں نہ ملحد - نہ آپ کو مولوی کہہ سکتا ہوں نہ پنڈت نہ مہاشا کونسا لقب القاب آپ کے واسطے استعمال کروں - چونکہ انگریزی خیال بی - اے خلیل ہیں - اس لئے وہی شریفانہ لقب کافی ہوگا جس کو گورنمنٹ انگلشیہ کے روح رواں مرحوم گلیڈسٹون صاحب نے اپنے واسطے تادم زیست اپنے نام کے ساتھ قبول کیا اور وہ لقب مسٹر ہے

میرے دوست مسٹر دھرمپال نے مذکورۃ العنوان سوال کے جواب میں اکتوبر کا آغاز شائع کیا ہے - ۸ صفحے لکھ مارے ہیں مگر جواب سے جواب دے گئے - مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اب بھی میں مسلمان ہوں - اس میں تو وہی عاشق و معشوق والی نزاکت معلوم ہوتی ہے - عاشق نے دبی زبان سے کچھ کہا معشوق نے سمجھا نہیں - پوچھا کہ کیا کہتا ہے - عاشق بیچارہ سہم گیا کہتا ہے کہ کچھ نہیں - اس پر حضرت معشوق فرماتے ہیں -

کیوں کہہ کے مکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا -
کہہ جو تجھے کہنا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا -

مسٹر دھرمپال سب کچھ کہہ بھی گئے ہیں - پھر بھی کہتے ہیں کہ میں کچھ نہیں کہتا" خیر کمال کیا - عرصہ سے یہ سوال پبلک کے سامنے تھا - آریہ کہتے تھے وہ مسلمان ہوگیا مسلمانوں کو بھی فخر تھا کہ ہمارا کھویا ہوا فرزند پھر ہمیں مل گیا مسیحیوں کا تو واسطہ ہی نہ تھا مگر پھر بھی کبھی دانت لگائے بیٹھے تھے - مگر اس مضمون سے مسٹر موصوف نے سب کی کرکری کردی - اپنی پوزیشن بخوبی صاف کر دکھا دی یقین ہے کہ اب مسلمان خاموش ہوجائیں گے اور اسے کلمہ پڑھنے کی تکلیف نہ دینگے - البتہ مسیحی تادم مرگ ناامید نہ ہونگے - کیونکہ وہ خدا کے فضل سے ناامید ہونا جانتے ہی نہیں - میں اپنے تئیں نمونہ کو جانتا ہوں جو مسیحیت کے سخت مخالف بلکہ مسیحیوں کے جانی دشمن مگر حبیب خدا کا فضل ہمارا رہبر ہوئے آخر مسیح کی بھیڑوں میں شامل ہوگئے - چند روز ہوئے میں ریل میں سفر کر رہا تھا - ایک جوان اسی کمپارٹمنٹ میں بیٹھا ہوا تھا - تھوڑی دیر مجھے دیکھتا رہا - پھر میری طرف مخاطب ہوکر کہتا ہے کیا آپ کا نام واعظ ہے - میں نے جواب دیا ہاں کہنے لگا کہ آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا نہیں - کہنے لگا کہ آٹھ برس ہوئے ہیں جبکہ دھرمسالہ میں آپ کا آریوں کیساتھ مباحثہ تھا - میں انہی آپکے مخالفوں میں تھا - اب میں مسیحی ہوں خدا کا شکر - اور ہمارے دوست مسٹر دھرمپال تو مخالف بھی نہیں اسی رسالہ میں انہوں نے جابجا مسیح خداوند کی تعلیم کی صداقت کو مانا ہے ہم کیوں نا امید ہوں -

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار -
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

ہم تو ناظرین یہ سمجھتے ہیں - اور اس سنہلے اصول پر ہمارا عمل بھی ہے - کہ جو ہمارا مخالف نہیں ہماری طرف ہے -

خیر یہ ایک تمہیدی نوٹ تھا - اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس رسالہ میں کیا ہے - دنیا میں ایسے آدمی چیدہ ہی ہوتے ہیں - جن کی معلومات کا اندازہ لگانا مشکل ہے - سینکڑوں ہزاروں بی - اے - ایم - اے ملک میں بھرے پڑے ہیں - مگر مسٹر دھرمپال تو کوئی آفت کا پرکالہ ہے - جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اس کو اتمام حجت کے درجہ تک پہونچا کر چھوڑتا ہے - جنہوں نے اندر کے ذیل کے مضامین دیکھے ہونگے ضرور اگر سب نہیں مخالف تو بالضرور مسٹر دھرمپال کا لوہا مان گئے ہونگے - اسی لئے تو خاموش ہوگئے (۱) وید اور سوامی دیانند (۲) تاریخ جگر اور سوامی دیانند (۳) نیوگ اور سوامی دیانند (۴) آریہ سماج اور سوامی دیانند وغیرہ - یہ ایسے مضامین ہیں - جو ہر ایک کے واسطے مفید اور معلومات کا خزانہ ہیں اور ایسے دلچسپ ہیں کہ جہاں اس کو دیکھنا شروع کرو ختم کئے بغیر نہ چھوڑو گے - ہمارے مسیحی واعظین کو تو ضرور ہی ان کا

مطالعہ کرنا چاہئے۔

پتہ نہیں کہ جب یہ شخص لکھنے بیٹھتا ہے تو کہاں سے مضامین وخیالات کے دریا اُمڈے آتے ہیں۔ گویا

بادل سے چلے آتے ہیں مضموں میرے آگے

یہی اکتوبر کا پرچہ دیکھ لیجئے۔ کیا میں مسلمان ہوں؟ معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مسلمانوں نے آپ کو کلمہ پڑھنے اور نماز اٹھنے کے واسطے تنگ کیا ہے۔ تو آپ نے مناسب سمجھا کہ اپنی پوزیشن صاف کر کے روز کا جھگڑا ہی چکا دیں۔ اس سوال کے جواب مضمون میں آپ نے سات فصلیں لکھی ہیں۔

پہلی فصل میں اُن آدمیوں کو آڑے ہاتھ لیا ہے۔ جو آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے استدعا کی ہے۔ کہ میرے خیالات سن لو۔ پھر چاہو تو مجھے مسلمان کرلو۔ دوسری فصل میں آپ بیان کرتے ہیں کہ کیا ایک ریشنلسٹ یا غیر مقلد کو مسلمان کہا جا سکتا ہے جس میں بیان کیا ہے کہ لاالہ الا اللہ میرا ایمان ہے۔ اور یہ تمام انبیا کا ایمان تھا۔ اور وہ مسلمان تھے۔ مگر محمد رسول اللہ کسی پیغمبر کا ایمان نہ تھا۔ اور نہ قرآن میں کسی ایک جگہ پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ عام معنوں میں جس طرح ہر شئے رسول اللہ ہے۔ کیونکہ

ع ہر شئے میں دیکھتا ہوں جلوے جناب کے

میں بھی محمد رسول اللہ کہہ دیتا ہوں۔ لیکن خاص معنوں میں نہیں۔ تیسری فصل قرآن شریف کے بارے میں ایک ریشنلسٹ یا غیر مقلد کی پوزیشن کا بیان ہے۔ لکھا ہے کہ قرآن صرف محمد صاحب کے لکچر ہیں۔ جو وہ بت پرستوں کو دیا کرتے تھے۔ جس میں اپنے خیال کے مطابق وہ بیان کرتے تھے۔ اچھی باتیں ہیں۔ مگر ایسی ہی تمام بری بھی ہیں۔ جنکا خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔ چنانچہ جہاد وغیرہ کے متعلق کی بہت سی آیات درج کی ہیں۔ اس کے مقابلہ پر خداوند مسیح کی تعلیم کو فضل واعلےٰ بتایا ہے۔ کہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر یکساں اگاتا ہے۔ اور راستوں اور ناراستوں پر یکساں مینہ برساتا ہے۔ تتی ہذہ چوتھی فصل میں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے متعلق ایک ریشنلسٹ کی پوزیشن کا بیان کیا ہے۔ یہ فصل قابل دید ہے۔ بہت ہی پر لطف اور مذاقیہ بیان ہے۔ نماز کی بابت جو بیان ہے ایسا بیان بڑے تمسخر سے ایک دفعہ مولوی محرم علے چشتی نے نیچری مسلمانوں پر تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نیچری اور ریشنلسٹ ایک ماں کی دو بیٹیاں ہیں جن کی محبت علم سے کنہ ہو جاتی ہے جیتی نماز کا آپ نے انجیل متی باب پانچ وچھ سے نمونہ بھی دیا ہے۔ پانچویں فصل میں ڈارون تھیوری پوکیجکش اور انجکشن کے متعلق ریشنلسٹ کی پوزیشن کا بیان کیا ہے اس میں بھی خداوند یسوع کی پاک تعلیم کے حوالے دے کر بیان کیا ہے کہ مسیح کی تعلیم اس کے متعلق اعلےٰ وافضل ہے۔ چھٹی فصل میں مردہ جلانے یا دبانے کے متعلق ایک ریشنلسٹ کی پوزیشن کا تذکرہ کیا ہے۔ ساتویں فصل میں آخری مگر ضروری کلمات کا عنوان دے کر گذشتہ بیانات پر اپنے بیان کی تائید میں آیات قرآنی سے روشنی ڈالی ہے۔

ہر ایک فصل کے بیان کے آخر میں یہ سوال ہے کہ کیا ایک مقلد یا مسلمان کے نزدیک ایسا ریشنلسٹ جس کی پوزیشن ایسی ہو مسلمان سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب مقلدین یعنے مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ اب ہم دیکھینگے کہ مسلمان آپ کے سوالوں کا جواب کیا دیتے ہیں۔ اگرچہ میرا ان سوالوں سے کچھ واسطہ نہیں۔ مگر خواہ مخواہ آبیل مجھے مار کے مصداق ان کو اپنا دوست سمجھ کر جواب دیتا ہوں کہ ابھی آپ کچھ بھی نہیں ہیں۔

راقم:۔ واعظ

ضرورت

ایک رجسٹرڈ مدرسہ کی ہیڈ ماسٹری کے لئے ہمیں بہت جلد ایک اردو مڈل پاس مسیحی کی ضرورت ہے۔ نارمل پاس کو ترجیح دیجائے گی۔ اگر درخواست کنندہ درمیانی عمر کا ہو اور اس کی بیوی بھی اسی مدرسہ میں یا بائیبل وومن کا کام کر سکے تو بہت اچھا ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ سیچل صاحب۔ اے پی مشن

مینپوری۔ یو۔ پی۔

رسالہ ناولسٹ لاہور کا ہندو نمبر

ماہ نومبر کا ناولسٹ ہندو نمبر ہوگا جس میں سارے کے سارے مضامین ایک فاضل سیاح اور شہرۂ آفاق یورپین مورخ کی قلم سے ہونگے۔ برہما۔ وشنو۔ رودر کے علاوہ دیگر ۳۳ کروڑ ہندو دیوتاؤں کے سوانحات زندگی۔ ان کے اوتار۔ سورگ نرک اور بے کنٹھ وغیرہ کی اصلیت۔ آتما پرماتما اور پرکرتی کے متعلق ہندو خیالات۔ بیاہ شادی کی رسومات۔ کھان پان پر دلچسپ بحث۔ ہندو سوسائٹی میں ستریوں کا درجہ۔ ہندو طریق حکومت۔ تمام رسم ورواج اور دیگر بے شمار ہندوانہ باتوں کے متعلق ایک زبردست اہل قلم یورپین کے خیالات ملاحظہ کرنے ہوں تو اسے پڑھیں۔ یہ پرچہ چھپ رہا ہے۔ اور ۲۰ نومبر تک نکل جاوے گا۔ یہ نمبر ہر ایک آریہ۔ سناتن دھرمی سکھ۔ مسلمان۔ عیسائی جینی وغیرہ کو پڑھنا چاہئے قیمت فی پرچہ صرف ۶؍ ہوگی۔ دیر سے درخواست بھیجنے والے محروم رہینگے

ضرورت

ہم کو دو سرگرم مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے۔

ایک پرائمری پاس جو کہ لودیانہ مشنری ہے بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دے سکے۔ خدمت میاں اور بیوی کی ہوگی آدمی کے لئے ماہوار دس روپیہ اور بیوی کے لئے پانچ روپیہ۔ دوسرا کم از کم مڈل پاس ہو جو کہ شہر کی منادی کے کام میں پوری امداد دے سکے اور دیگر کتب فروشی کے کام کو بھی کر سکے حسب لیاقت اور تجربہ تنخواہ ملیگی۔ ہر دو کارندوں کو مکان مفت ملیگا ہر دو سائل گانے اور بجانیوالے ضرور ہوں۔ درخواست کنندگان اپنے اپنے مشنری صاحبان کی رضامندی پر مجھ مشتہر کے پاس عرضیاں روانہ کریں۔

المشتہر:۔ پادری اے۔ بی گولڈ مشنری انچارج اے پی مشن لودیانہ

مفید عام

۲/۲

ہم ذیل کا بیان کو کتب ہند سے عام کی آگاہی اور فایدہ کے واسطے چھاپتے ہیں۔

ایک مدت مدید سے ہمارا پریس جہاں تک ہو سکتا ہے وہاں تک دین عیسوی اور دوسری مفید دلچسپ اور کار آمد کتابوں کو جو اِدھر اُدھر سے دستیاب ہو سکتی ہیں معقول قیمت پر فروخت کرتا چلا آیا ہے۔

گذشتہ مہینوں میں اکثر خریداروں نے تین کتابوں کو خریدنا چاہا جن کو ہم مہیا نہ کر سکتے تھے۔ اکثروں نے کتابوں کے نام اور قیمت بھی غلط لکھے جن سے دونوں جانبین کو کسی قدر ناحق نقصان اور تکلیف اٹھانا پڑی۔

مثلاً اکثروں نے مسٹر اے فاربس کی تالیف شدہ کتابوں کو جو بادشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری سلامت کی سرگذشتیں جو زبان اُردو ہندی اور انگریزی میں چھپی ہیں۔ جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں اور جن کو کل ملک ہند اور برما کی پراونشیل ٹیکسٹ بُک کمیٹی نے بڑی جانچ کر کے اپنے اپنے صوبہ کے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے سفارش کی کہ یہ دلچسپ اور دینی کتابیں طلبا کے انعام دینے کتب خانوں میں رکھنے کے لائق ہیں۔ ملک کے فائدے کے لئے ضرور خریدی جائیں۔ ہم مسٹر فاربس سے ان نادر الوقت کتابوں کی فہرست مع قیمت پبلک عام کے فایدہ اور آگاہی کے واسطے درج کرتے ہیں۔

۱۔ (الف) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان اُردو میں بڑی کتاب مع تصویرات قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ/) جو کالج اور ہائی سکول کے طلبا کے انعام دینے اور کتب خانوں کیلئے منظور ہوئی ہے۔

(ب) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان انگریزی میں (۱۲/)

(ج) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان اردو اور ہندی میں الگ الگ دیہاتی مدرسوں کیواسطے جدا جدا قیمت (۱۰/)

۲۔ (الف) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت مع تصویرات کے بڑی کتاب قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ/) جو کالج اور ہائی سکول کے انعام دینے اور کتب خانوں کے واسطے منظور ہوئی ہے۔

(ب) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت چھوٹی اردو اور ہندی میں الگ جو دیہاتی طلبا کے انعام دینے کے لئے منظور ہوئی ہیں قیمت فی جلد ڈیڑھ آنہ (۱/۲)

(۳) لیڈی ڈفرن صاحبہ کی سرگذشت مع تصویرات کے بڑی کتاب جو خاص آپ کی اجازت سے تالیف کی گئی تھی اور حضور سر کلینٹ کالون صاحب بہادر کے سی. بی لفٹنٹ گورنر آف ان ڈبلیو پی اور چیف کمشنر آف اودہ کو ڈیڈیکیٹیڈ (یعنی نذر کیگئی) قیمت فی جلد سوا دو روپیہ (۲/۴) مقرر ہے۔

۴۔ شاہزادہ جارج یا پرنس آف ویلس کی سرگذشت اُردو میں قیمت بارہ آنہ (۱۲/)

علاوہ اُن کے پہلا آسان جغرافیہ اور ذہنی حساب کی کتاب جو پادری پی ایچ بیٹیل صاحب مرحوم کے حکم کے مطابق دیہاتی مدرسوں اور اُن ماسٹروں کے واسطے تالیف کی گئیں قیمت فی جلد چار آنہ (۴/) زبان اُردو میں الگ الگ۔

صاحب مسٹر اے فاربس مشن سکول صدر بازار لکھنؤ یا ذیل کے پتہ سے خرید ینگے اُن کو اب سے لیکر اویں دسمبر تک ذیل کا کمیشن دیا جائیگا۔

۱۔ جو صاحب اوپر کی کل کتابیں بطور نمونہ کے مول منگا دینگے ان کو آدھی قیمت پر بھیجی جاوینگی۔

۲۔ جو صاحب کم سے کم پانچ روپیہ کی کتابیں خریدیں گے ان کو ساڑھے چھ روپیہ کی کتابیں بھیجی جائیں گی۔

۳۔ جو دس روپیہ کی کتابیں خریدینگے ان کو ساڑھے بارہ کی کتابیں اور جو تیس روپیہ ان کو چالیس روپیہ کی اور جو پچاس روپیہ ان کو ستر روپیہ (۷۰) کی بھیجی جائیں گی۔ اور ڈاک محصول خریدار کے ذمہ ہر حالت میں ہوگا۔

۴۔ جو صاحب ایک سو روپیہ کی کتابیں خریدنے کا قصد کریں گے۔ ان کو ڈیڑھ سو روپیہ کی کتابیں بھیجی جائیں گی۔ اور ڈاک محصول معاف ہوگا۔

پریس نے مسٹر فاربس سے ایک خاص بندوبست کمیشن کے بارے میں کر لیا ہے تاکہ خریدار اور پریس کو کچھ بھی نقصان اور تکلیف نہ ہووے۔ اب اس موقعہ کو غنیمت جانکر طلبا کے انعام دینے اور کتب خانوں کی زینت کے لئے جلد فرمائش بھیجیں گے۔

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ۔

نوٹ:۔ جو صاحب ہمارے اس بیان کو اپنے اخبار میں کم سے کم ایک بار چھاپ دینگے۔ ہم بھی ان کے کسی مفید بیان کو اپنے اخبار میں چھاپ دینگے۔

ضرورت

۲/۲

اگر کسی مڈل سکول میں ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے تو اس پتہ سے بلا سکتا ہے۔ ڈرائنگ ماسٹر پی۔ ڈی جانسن کیرآف سی ایس اسپنسر راجہ سرائے مراد آباد۔ اور انگریزی کا مڈل فیل ہوں۔ اگر کہیں کسی کو ضرورت ہو تو بلا سکتا ہے۔ تنخواہ تیس روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر ڈرائنگ ماسٹر نہیں چاہیے تو مڈل تک پڑھے ہوئے کی ضرورت ہو تو بلائے۔ مگر ڈرائنگ انٹرنیس تک سکھا سکتا ہوں۔

المشتہر:۔ ڈرائنگ ماسٹر پی۔ ڈی جانسن کیرآف سی ایس اسپنسر راجہ سرائے مراد آباد۔

ضرورت

۳/۴

ہم کو ایک سرگرم تجربہ کار مسیحی استانی کی ضرورت ہو انگریزی مڈل پاس ہو اور علاوہ اس کے ٹرینڈ ہو اور ہندی علم سے بھی پوری واقفیت رکھتی ہو۔ سائل محبہ مشتہر کے پاس درخواست کریں۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ المشتہر

مس ایل بی ڈمیس صاحبہ اے پی مشن۔ لودیانہ۔

حالات جاپان اُردو	۲رو ر
شریف بیبیاں	۳و۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۱رو۲ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	صر
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دوسوال (ناستک تعلیم کارد از روئے فلاسفی)	۲ر
سوَرج پرکاش	۳رو۶ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال " "	۶ر
موسیٰ کا احوال " "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۴ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	ر
ویدوں کی ازلیت	۹ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۹ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۹ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۲رو۹ر
دولت لازوال اُردو	۲ر۵-۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۲ر۵-۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوت اسلام	۹ پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسماء الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۱۲ ؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۱۲ ؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ؏
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ؏

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ ۱۴؍
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۴؍	۵ عہ
پورا کالم	للعہ ۱۴؍	۵ عہ	للعہ ۴۰؍
پورا صفحہ	للعہ	۵ عہ	۱۰۰؍

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱؍ ۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ✦

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ✦

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے ✦

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں ✦

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲؍ سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں ✦

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں ۔ قیمت ؏ ✦

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں عمدہ چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی ۱۲؍ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغ دل کے چاروں نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۲؍ فی نمبر لیا جاتا ہے ✦

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپکٹس دارُدو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ھلٹر بے کلارک ایم ۔ اے لوکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ✦

سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ عمر گروہ طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشتی کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے عہ کرونول لعہ ✦

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ✦

دیا دری بجے ۔ دی ہیروز صاحب پبلشر ۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی بردرز چھپا ✦